پھلدار باغات کی کورے سے حفاظت

ترتیب وتحریر: آغا جہاں زیب

قدرت نے پاکستان کو تمام نعمتوں سے نوازا ہے۔ان نعمتوں میں جہاں ٹھنڈا گرم موسم،خوبصورت پہاڑ، وادیاں، چشمے، ہرے بھرے باغات، پھلوں سے بھرے درخت اور برف سے لدی چوٹیاں شامل ہیں وہاں ان نعمتوں کی موجودگی بعض اوقات کسی نقصان کا باعث بھی بن جاتی ہے۔ جیسے سردیوں کے موسم میں شدت آنے کے باعث باغات اور پھلدار پودے متاثر ہونا شروع ہوجاتے ہیں یہی حال شدید گرمی کا ہے۔ایسے موسم میں ان پودوں اور باغات کی حفاظت ضروری ہو جاتی ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو مالی نقصان کا احتمال ہر آن موجود رہتا ہے۔ باغات کی کامیاب اور نفع بخش کاشت کا انحصار ان کی مناسب دیکھ بھال پر ہوتا ہے۔ پاکستان میں سردی، گرمی، ژالہ باری اور آندھی سے باغات کے چھوٹے اور بڑے تمام پودے بہت متاثر ہوتے ہیں۔لہذا پھلدار پودوں کو شدید موسمی اثرات سے بچانے کے لئے باغبانوں کو احتیاطی تدابیر اختیار کرنا چاہییں۔سدا بہار پودوں میں آم، لیچی، پپیتا، کاغذی لیموں اور لیمن وغیرہ کورے سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔بعض اوقات پھلدار پودے کورے کی وجہ سے مکمل طور پر تباہ ہوجاتے ہیں اور باغبانوں کو شدید معاشی نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگرچہ کورا پڑنے کا عموماً خطرہ شروع دسمبر سے وسط فروری تک ہوتا ہے۔تاہم کورے کا زیادہ امکان وسط دسمبر سے آخر جنوری تک ہوتا ہے۔کورا پڑنے کا عمل اس وقت شروع ہوتا ہے جب دن کے وقت سورج کی دھوپ پڑنے سے زمین اور پودے گرم ہوجاتے ہیں اور گردوپیش کی ہوا بھی گرم ہوجاتی ہے۔اس طرح باغات کے اوپر ایک گرم ہوا کی تہہ بن جاتی ہے اور رات کو یہ سلسلہ اس کے برعکس ہوجاتا ہے۔ زمین اپنی حرارت بیرونی شعاع کے ذریعے آسمان کی طرف خارج کرتی ہے جس سے زمین کے قریب کی ہوا ٹھنڈی ہوجاتی ہے۔ یہ ٹھنڈی ہوا گرم ہوا کی نسبت بھاری ہوتی ہے اس لئے یہ ہوا زمین کی سطح کے قریب رہتی ہے اور رات کو یہ کورے یا کہر کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ جب خشک سردی پڑتی ہے تو ہوا میں نمی کا تناسب کم ہوتا ہے۔ رات کو درجہء حرارت 4 ڈگری سینٹی گریڈ سے کم ہوجاتا ہے تو پودوں کے پتوں میں موجود پانی جمنا شروع ہوجاتا ہے جس سے پتوں میں موجود سیل کو نقصان پہنچتا ہے اور پتوں کا رنگ سیاہ ہوجاتا ہے جس سے ہوا میں موجود پانی جمنا شروع ہوجاتا ہے۔نتیجتاً برف کی سفید تہہ بن جاتی ہے جو عام طور پر پودوں کے پتوں، زمین کی سطح اور کوڑے کرکٹ وغیرہ پر نظر آتی ہے۔ جب سردیوں میں دن کے وقت ٹھنڈی ہوا شمال کی سمت سے چلے۔ ہوا شام کے وقت ساکت ہو اور تمام رات ساکت ہی رہے۔ علاوہ ازیں رات صاف ہو اور بالکل بادل نہ ہوں تو کورا پڑنے کا امکان ہوسکتا ہے۔ باغبان حضرات کو دسمبر جنوری اور فروری کے مہینوں میں بہت محتاط رہنا چاہئے۔کم سے کم درجہ حرارت معلوم کرنے کے لئے مخصوص جگہ جو پانچ فٹ بلند ہو تھرمامیٹر لگانا چاہئے۔ایک تھرمامیٹر چار ہیکٹر رقبہ کے لئے کافی ہے۔ اگر درجہ حرارت 4 ڈگری سینٹی گریڈ سے نیچے گر جائے تو کورا پڑنے کی توقع کی جاسکتی ہے۔ اگر تھرمامیٹر موجود نہیں ہے تو سادہ طریقہ سے بھی کورا پڑنے کے بارے میں معلوم کیا جاسکتا ہے اس طریقہ میں ایک چوڑے برتن میں آدھا انچ گہرائی تک پانی ڈال کر اسے کھلے کھیت یا باغ میں رکھیں اگر شام تک پانی جمنے لگے تو کورا پڑنے کا احتمال ہوتا ہے۔اس کے علاوہ موسمی پیش گوئی کو مدنظر رکھنا بھی نہایت ضروری ہے۔ پھول بننے کے دوران کورا پڑنے سے پھل بننے کا عمل رُک جاتا ہے۔پھل بننے کے ابتدائی مرحلہ پر کورا پڑ جانے سے پھل کی ڈنڈی کے گرد مردہ خلیوں کا دائرہ بن جاتا ہے جو برداشت تک موجود رہتا ہے اس دائرہ کے بننے سے پھل بدشکل ہوجاتا ہے۔ پکے ہوئے ترشاوہ پھلوں پر کورا پڑ جائے تو پھل کی پھانکیں خشک ہوجاتی ہیں۔ترشاوہ پھلوں اور آم کے چھوٹے درختوں کو سردی اور کہر سے بچانے کے لئے جنتر جیسے پودے کی چھڑیوں کا پودے کی قامت تک ڈھانچہ بنا کر اس کے اوپر پرالی یا پولی تھین ڈال کر اسے ڈھانپ دینا چاہئے۔بعض باغبان یہ غلطی کرتے ہیں کہ ڈھانچہ بنائے بغیر کھوری یا پرالی سے ڈھانپ دیتے ہیں یہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے۔ چند باغبان آم کے باغ کے گرد کیلے کی فصل کاشت کردیتے ہیں ایسا کرنے سے آم کے پودے کورے کے نقصان سے تو بچ جاتے ہیں لیکن پودے کی خوراک کا بیشتر حصہ کیلے کے پودے حاصل کر لیتے ہیں اور آم کے پودے کمزور

ہوجاتے ہیں۔بعض اوقات باغبان ترشاوہ باغات میں چارہ کی فصل برسیم یاباجرہ وغیرہ کاشت کردیتے ہیں اس طرح پودے کورے سے تو بچ جاتے ہیں لیکن زیادہ اجزائے خوراک چارہ جات کی فصلات کی نذر ہوجاتے ہیں اور پھلدار درختوں کو فائدے کی بجائے نقصان پہنچتا ہے۔پودوں کے نچلے حصوں پر مٹی چڑھا کر رکھیں تاکہ پانی تنے کو نہ لگ سکے اور رات کے وقت اخراج کے لئے پودے زیادہ سے زیادہ حرارت جذب کرسکیں۔اگر مخلوط کاشت ضروری ہو تو جوان پودوں کے پھیلاؤ کے لئے معقول جگہ چھوڑ دی جائے اور اس میں اچھی طرح ہل چلایا جائے۔اگر برسیم کے چارہ کی کاشت کی گئی ہو تو برسیم کو ان مہینوں میں زمین کے بالکل قریب سے کاٹا جائے۔پودوں کے تنوں کو بورڈو پیسٹ لگائی جائے۔ایسے پودے جن پر پتوں کی چھتری نہ بنی ہو اور کم عمر ہوں ان کے گرد بوریاں، کھوری، پرالی یا پولی تھین لپیٹ دی جائے۔کم عمر پودوں کی کورے سے حفاظت کے لیے کھجور کے پتے بھی استعمال کیے جاسکتے ہیں۔کورے یا کہر کی متوقع راتوں کو کھیتوں میں پانی دیا جائے اس سے امرود، آم اور ترشاوہ پھلوں کو کورے کے اثرات سے باآسانی بچایا جاسکتا ہے۔ہوا توڑ باڑوں کا استعمال نہ صرف سرد ہواؤں سے بچاتا ہے بلکہ گرم اور خشک ہواؤں سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔شیشم، آم، شہتوت اور زیتون کے ملے جلے درختوں کی باڑیں بہت ضروری ہیں انہیں اصلی باغ لگانے سے دو تین سال پہلے لگائیں۔زیادہ ٹھنڈک والے علاقوں یعنی پوٹھوار یا راولپنڈی ڈویژن میں ترشاوہ پھلوں کے پودوں کو پہلے ایک یا دو سال کورے سے بچانے کے لئے ڈھانپنا ضروری ہے۔باغبانوں کو چاہئے کہ ریڈیو اور ٹی وی سے نشر ہونے والی موسمیاتی پیش گوئی سے آگاہ رہیں تاکہ قبل از وقت کورے سے بچاؤ کے لئے حفاظتی اقدامات کئے جاسکیں۔ثمر آور باغات میں مخلوط کاشت بالکل نہیں کرنی چاہئے کیونکہ دن کے وقت مخلوط کاشت زمین کو حرارت جذب کرنے نہیں دیتیں بلکہ کہر کی راتوں میں فضائی رطوبت میں اضافہ کرتی ہیں۔ایسے پودے جو زیادہ تیزی سے نشوونما پا رہے ہوں ان میں سردی سے متاثر ہونے کا خطرہ نیم خوابیدہ (مست رو) حالت کے درختوں کی نسبت زیادہ ہوتا ہے لہٰذا ایسے تمام عوامل ختم کر دینے چاہیں جو نشوونما کا باعث ہوں۔پھول نکلنے سے پہلے موسم بہار میں پودوں پر سردی سے متاثرہ شاخوں کو کاٹ دیا جائے اور زخموں پر بورڈو پیسٹ لگائی جائے۔

☆☆☆